Scanned with CamScanner

تقی عابدی تنقید کے آئینے میں

عرفان عارف (اسسٹنٹ پروفیسر اردو، جموں یونیورسٹی)۔ پونچھ

''وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ''

بلا شبہ عورتوں نے دنیا بدل کر رکھ دی ہے۔ جہاں نیٹ ورکنگ، کمپیوٹر، انجینئرنگ جیسے کارآفرینوں، سائنس دانوں اور سیاست دانوں سے لیکر اداکاری، صنعت کاری، سماجی کارکنوں اور کھلاڑیوں تک یہ نئی راہ تلاش کرنے والی خواتین دوسری عورتوں کے سامنے اس بات کی مثال پیش کر رہی ہیں کہ آگے بڑھ کر قائدانہ رول کیسے اختیار کیا جاتا ہے۔ غلط تناظرات کیسے بدلے جاتے ہیں اور خود اپنا راستہ بدلنے کے لئے دستیاب مواقع کو کیسے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہیں شعروادب کے حوالے سے بھی شاعرات نے اپنے اپنے لب ولہجہ، فکروفن، طرز نگارش اور تخلیق وتحقیق سے پوری دنیا کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔ آج عالمی پیمانے پر سب کے نزدیک خواتین کے مسائل عالمی ترجیح کے مسائل ہیں۔ ۸ مارچ کو بین الاقوامی یوم خواتین منایا جاتا ہے۔ ۲۰۱۳ء میں اس موقع پر امریکہ کے سابق صدر بارک اوباما نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ

''خواتین کو اختیارات کی تفویض صرف درست کام ہی نہیں، چست کام بھی ہے۔ جب خواتین کامیاب ہوتی ہیں تو قومیں پہلے سے زیادہ محفوظ، بے خطر اور پہلے سے زیادہ خوشحال ہو جاتی ہیں۔'' بحوالہ: رسالہ، اسپین مئی/ جون ۲۰۱۳

اتنی بات کہنے کے پیچھے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ اُردو ادب کی تاریخ میں صنفِ نازک کی بیش قیمت اور بیش بہا خدمات کو ہمیشہ عزت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ وہ چاہے ناول نویسی، ڈراما نگاری اور افسانہ نگاری ہو یا شعروشاعری کا میدان۔ خواتین نے ہر میدان میں اپنے کارہائے نمایاں انجام دے کر سب کی فکر ونظر کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ ان خواتین میں رشید جہاں، جیلانی بانو، خدیجہ مستور، ہاجرہ مسرور، قرۃ العین حیدر، عصمت چغتائی، ترنم ریاض، ثروت خان، پروین شاکر، پروین شیر، نکہت افتخار، نکہت امروہی، نکہت نذر، ادا جعفری، نوتن گیلانی، نصرت اندرابی، پراتیما سحر، شہناز پروین سحر، علینا عترت، سلمہ صنم، رینو نیر، مینا نقوی، فوزیہ رباب، مہرافروز، صبا بلرام پوری، رخسانہ جبین، نصرت جہاں، نصرت چودھری، کومل جویا، لتا حیا، نسرین نقاش، جسپال کور، سیما غزل، سوداجبین، زنفر کھوکھر، روبینہ میر، صغریٰ صدف، رضیہ سجاد ظہیر، رضیہ حیدر خان، شبانہ رضوی، منت اروڑا، ذکیہ غزل، زرینہ خان، بشریٰ فاروق، فہمیدہ ریاض، رئیس فاطمہ، گل صنوبر غزل، طلعت سلیم، راشدہ خانم وغیرہ کے نام گنائے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صائمہ منظور بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی بن کر ہمارے سامنے آئی ہیں۔

ڈاکٹر صائمہ منظور ریاست جموں وکشمیر میں عہدِ حاضر کی خواتین ادیبوں میں ایک مخصوص اور نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ انہوں نے ریاست بھر میں بالخصوص خطہ پیر پنجال میں رہنے والی خواتین کو خواب دیکھنے، ہدف مقرر کرنے اور آرزو کرنے کا موقع فراہم کیا

ed with CamScanner